❁❁❁ تقریر ❁❁❁

وہ صاحب شُکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَیۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِیۡنَ (یوسف:23)

اور جب وہ اپنی مضبوطی کی عمر کو پہنچا تو اسے ہم نے حکمت اور علم عطا کئے اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

ہے فضلِ خدا اِس پہ سایہ فگن
وہ روحِ زمانہ وہ فخرِ زمن
شُکُوہ اور عظمت کا حامل ہے وہ
ہماری محبت کے قابل ہے وہ
زمانے میں شہرت وہ پا جائے گا
وہ آپ اپنی عظمت کو منوائے گا

سامعین مکرم! مجھے آج اِس پاکیزہ محفل میں پیشگوئی مصلح موعود سے حضرت مصلح موعودؓ کی تین علامات **"وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا"** پر روشنی ڈالنی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے لیکچر الموعود میں اِن تین علامات کو یوں بیان فرمایا ہے۔

6۔وہ صاحبِ شُکُوہ ہو گا

7۔وہ صاحبِ عظمت ہو گا

8۔وہ صاحبِ دولت ہو گا

سامعین! ویسے تو یہ تینوں الفاظ اتنے سادہ ہیں کہ اِن کے معانی بیان کرنے ضروری نہیں لیکن چونکہ بعض محافل میں پڑھے لکھے بعض لوگوں کو لفظ شُکُوہ کو شِکْوہ پڑھتے سنا ہے اس لئے یہ بتانا ضروری ہے کہ یہ لفظ شُکُوہ ہے جس کے معانی عظیم الشان، شان و شوکت، حشمت، وقار، دبدبہ اور بزرگی کے ہیں اور یہ معانی اوپر بیان شدہ تینوں علامات پر یکساں طور پر لاگو ہوتے ہیں۔

یہ تینوں بشارتیں اُن بشارتوں میں سے ہیں جو پسرِ موعود اور مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوشیار پور میں دی گئیں اور 20فروری 1886ء کے اشتہار میں درج ہو کر شائع ہوئیں۔ یہ بشارتیں "صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا" حضرت مصلح موعودؓ کے پیدا ہونے سے پہلے دی گئیں اور اُس وقت شائع کی گئیں جبکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کوئی خاص عظمت و شکوہ و دولت حاصل نہ تھی۔ آپؑ کے پاس صرف دس ہزار روپیہ کی غیر منقولہ جائداد تھی۔ جو قادیان میں واقع تھی اور آپؑ کو اپنے آباؤاجداد سے بطور ورثہ ملی تھی اور اپنی ذاتی پیدا کردہ جائداد کوئی نہ تھی اور آپؑ کی اپنی ذاتی عظمت بھی نہایت محدود تھی۔

مصلح موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب 12 جنوری 1889ء کو پیدا ہوئے۔ اس وقت آپ کے والد محترم علیہ السلام کی مخالفت دن بدن زیادہ ہو رہی تھی۔ آپؑ کے تمام جدی رشتہ دار دنیادار اور آپؑ کے سخت دشمن تھے اور ان کے بل بوتہ پر عظمت و شکوہ و دولت حاصل کرنا طمع خام سے زیادہ نہ تھا۔

خود آپ کے والد ماجد علیہ السلام دنیاداری اور ایسے طریقوں سے جن سے دنیاداری عظمت و دولت و شان و شکوہ حاصل ہوتی ہے۔ کوسوں دور رہتے تھے اور مُصَلیٰ کو منبر پر ترجیح دیتے تھے اور خود باوجود اتقیٰ واَعلم ہونے کے امام الصلوٰۃ یا خطیب بھی نہیں بنتے تھے۔

اگر اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں کسی انسانی دخل کی ضرورت ہوتی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے پسرِ موعود کو بی۔ اے، ایم۔ اے یا ایل ایل بی یا بیرسٹر وغیرہ بنانے کے لئے تعلیم دلاتے۔ یا اپنی جدی روایات کو قائم رکھنے کے لئے اپنے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضیٰؒ یا برادر بزرگ مرزا غلام قادرؒ یا اپنے فرزند سلطان احمد صاحبؒ یا مرزا فضل احمد صاحب کی طرح فوج یا پولیس یا کسی دیگر ملکی خدمت میں داخل کرتے۔ مگر آپؑ نے اس طرف توجہ نہ دی اور خدا کے کام کو اپنے ہاتھ میں نہ لیا اور جب حضرت مصلح موعودؓ دسویں جماعت تک پہنچ کر آخر دسویں جماعت کے امتحان میں فیل ہو گئے۔ تو آپؑ نے دوبارہ مدرسہ میں داخل کروا کر مزید تعلیم کو جاری رکھنے کی بجائے آپؓ کو حضرت مولوی نور الدینؓ صاحب بھیروی کے پاس بھیجنا شروع کر دیا کہ آپ ان سے چندوہ کتابیں پڑھ لیں۔ جن سے اس زمانہ کے اور آج کل کے مغربی تعلیم یافتہ لوگ کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ یعنی قرآن شریف کا اردو ترجمہ اور صحیح بخاری اور مثنوی مولوی جلال الدین رومیؒ۔ ابھی آپ کی تعلیم کا سلسلہ جاری تھا اور صرف 19 سال اور چار ماہ کی عمر ہوئی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مولیٰ سے جا ملے۔

اس وقت ایک موقع پیدا ہو گیا کہ شاید جماعت احمدیہ دوسرے پیروں اور ان کے صاحبزادوں کی طرح آپ کے فرزند ارجمند کو آپ کا جانشین منتخب کر لے۔ مگر مشیت الٰہی نے اس اعتراض کو دور کرنے کے لئے کہ ہمارا سلسلہ بھی شاید پیروں کی گدّیوں کی طرح ایک گدّی ہے۔ حضرت حکیم الامت مولوی نورالدین صاحب بھیروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا باتفاق رائے مومنین، خلیفہ اول بنا دیا اور سلسلہ خلافت علی منہاج النبوۃ قائم کر دیا۔ جس میں تقویٰ اور علم کو قرابت اور جسمانی رشتہ داری پر ترجیح دی جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپ کو مصلح موعود یقین کرتے تھے۔ حضرت پیر منظور محمد صاحب لدھیانویؓ اس لئے آپؓ سے دلی محبت اور عقیدت رکھتے تھے اور آپؓ کا ادب واحترام کرتے تھے جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آخری حصہ خلافت میں مخالفین نے اپنی کوششیں اور کاوشیں زیادہ تیز کر دیں اور آپؓ کو بدنام کرنے اور نیچا دکھلانے کے لئے ہر قسم کے مکروفریب استعمال کیے اور لاہور سے شائع شدہ "اظہار الحق" وغیرہ ٹریکٹوں اور مجالس میں گفتگوؤں کے ذریعہ آپؓ کی عزت وعظمت کو خاک میں ملانا چاہا۔ لیکن 14 مارچ 1914ء کے دن مسجد نور میں

مخالفین کی تمام تر تدبیریں اور چالاکیاں خاک میں مل گئیں اور آپؓ کو اللہ تعالیٰ نے بغیر آپؓ کی کسی خواہش اور کوشش کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دوسرا خلیفہ بنا دیا اور آپؓ کے عرصہ خلافت میں آپؓ کو جو عظمت و شکوہ اور دولت حاصل ہوئی ۔ وہ تفصیل وبیان کی مُحتاج نہیں۔ بادشاہوں کے درباروں میں آپ کا نام پہنچا۔ دنیا کے کئی مشہور و معروف انسان اور بڑے بڑے عہدہ دار خود چل کر آپ کے پاس آئے اور آپ سے ملاقات کی اور آپ کے اعزاز میں دعوتیں کیں۔ 1930ء میں جب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی بنیاد رکھی گئی اور مسلمانانِ ہند نے مسلمانانِ کشمیر کی اہمیت کو سمجھا۔ اس وقت تمام ہندوستان کے مسلمہ مسلمان لیڈروں نے بالاتفاق آپؓ کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا صدر منتخب کیا تا کشمیری مسلمانوں کو ان کے بنیادی حقوق دلائے جائیں۔ عظیم عربی زبان میں سردار اور امیر قوم کو بھی کہتے ہیں اور آپ کی سرداری اور امارت اس سے ظاہر ہے کہ اس وقت روئے زمین کا کوئی ایسا خطہ نہیں۔ جس میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرکے آپ کی عظمت کے قائل افراد موجود نہ ہوں۔

امراء، مالدار، تاجر، زمیندار، کسان، مزدور اور خادم الغرض ہر طبقہ کے افراد آپ کے مبائع اور تابع ہیں اور دل سے آپ کی عظمت کے قائل ہیں۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک آپ کی عظمت کا یہ حال ہے کہ جس بات کے لئے عقد ہمت اور توجہ سے دعا کریں۔ وہ دعا ضرور ہی قبول ہو کر باعث ازدیاد ایمان طالب دعا ہو جاتی ہے اور آپ کی دعاؤں سے کثرت سے نشانات ارضیہ وسماویہ ظاہر ہوئے ہیں۔

سامعین! شُکوہ ایسا حاصل ہوا کہ ہمارے مخالف مرد میدان بن کر دلائل وبراہین سے آپؓ کا مقابلہ کرنے کی بجائے آج کل حکومتوں کو برانگیختہ کرنے کی ناکام کوششوں میں لگے رہے مگر جماعت کا بال بھی بھیگانہ کرسکے اور آپؓ کی شان و شوکت و رعب و دبدبہ میں اضافہ ہوتا گیا۔

آپؓ کی دولت کو دیکھا جائے تو ہر اعتبار سے جماعت نے آپؓ کے مال و دولت کا مشاہدہ کیا۔ آپؓ چونکہ حُسن و احسان میں اپنے والدِ محترم حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے نظیر تھے اِس لئے وہ روحانی وعلمی خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے وہ آپؓ کے توسط سے بھی منظر عام پر آئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ میں صاحبِ دولت کی اس دولت کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

”آپ کے کاموں کے سلسلے میں بھی صرف ایک بات کا یہاں مختصر ذکر مَیں کر دیتا ہوں کہ پیشگوئی میں الفاظ ہیں کہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور آپ کے جو کام ہیں ان کی ایک جھلک جو ہے مَیں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب لیکچرز اور تقاریر کا مجموعہ انوار العلوم کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔ بہت ساری جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ جو اردو پڑھنا جانتے ہیں ان کو پڑھنا چاہیے ویسے بعض کتابوں کے انگریزی ترجمے بھی ہو رہے ہیں۔ اس وقت انوار العلوم کی چھبیس (26) جلدیں شائع ہو چکی ہیں ان چھبیس جلدوں میں کل چھ سو ستر (670) کتب لیکچرز اور تقاریر آچکی ہیں۔ خطبات محمود کی اس وقت تک کل انتالیس (39) جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن میں 1959ء تک کے خطبات شائع ہو گئے ہیں۔ ان جلدوں میں 2367 خطبات شامل ہیں۔ تفسیر صغیر دس سو اکہتر (1071) صفحات پر مشتمل ہے۔ تفسیر کبیر دس (10) جلدوں پر محیط ہے اس میں قرآن کریم کی انسٹھ (59) سورتوں کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ تفسیر کبیر کے دس جلدوں کے صفحات کی کل تعداد پانچ ہزار نو سو سات (5907) ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے درس القرآن جو کہ غیر مطبوعہ تفسیر تھے وہ ریسرچ سیل نے کمپوز کرنے کے بعد فضل عمر فاؤنڈیشن کے سپرد کر دیے ہیں۔ اس کے 3094 صفحات ہیں۔ اس کے بعد اب ریسرچ سیل کو مَیں نے کہا تھا کہ حضرت مصلح موعود کی تحریرات اور فرمودات سے تفسیر قرآن اکٹھی کی جائے جس پر کام شروع کیا گیا ہے اور اب تک نو ہزار (9000) صفحات پر مشتمل تفسیر لی جا چکی ہے اور اس پر مزید کام جاری ہے۔

یہ تو ہے ایک مختصر جائزہ آپؓ کے کاموں کا لیکن اسی جائزے کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وقت میں بھی اپنے ایک خطبہ میں ایک وقت بیان فرمایا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا وہ اقتباس بھی مَیں پڑھ دیتا ہوں۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ

خدا تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے بارے میں کہا تھا کہ ”وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا“ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اس کے متعلق کہتے ہیں کہ مَیں نے بہت سی تفصیلات جمع کی تھیں لیکن اس وقت مَیں صرف وہ نقشہ ہی پیش کر سکتا ہوں جو مَیں نے اس غرض کے لیے تیار کروایا ہے اور وہ یہ ہے حضورؓ کی ایک تفسیر تو تفسیر کبیر ہے جو خود اتنی عجیب تفسیر ہے کہ جس شخص نے بھی غور سے اس کے کسی ایک حصہ کو پڑھا ہو گا وہ یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہو گا کہ اگر دنیا میں کوئی خدا رسیدہ بزرگ پیدا ہوتا اور وہ صرف یہ حصہ قرآن کریم کا تفسیری نوٹوں کے ساتھ شائع کر دیتا تو یہ اس کو دنیا کی نگاہ میں بزرگ ترین انسانوں میں سے ایک انسان بنانے کے لیے کافی تھا لیکن اس پر ہی بس نہیں۔ قرآن کریم پر اَور بہت سی کتب لکھیں اور میرا خیال ہے کہ حضور نے صرف قرآن کریم کی تفسیر پر ہی آٹھ دس ہزار صفحات لکھے ہیں، تفسیر کبیر کی گیارہ مجلدات بھی ان میں شامل ہیں۔ کلام کے اوپر حضور نے دس کتب اور رسائل لکھے۔ روحانیات، اسلامی اخلاق اور اسلامی عقائد پر اکتیس کتب اور رسائل تحریر فرمائے۔ سیرت و سوانح پر تیرہ کتب و رسائل لکھے۔ تاریخ پر چار کتب و رسائل۔ فقہ پر تین کتب و رسائل۔ سیاسیات قبل از تقسیم ہند پچیس کتب اور رسائل۔ سیاسیات بعد از تقسیم ہند و قیام پاکستان نو کتب اور رسائل۔ سیاست کشمیر پندرہ کتب اور رسائل۔ تحریک احمدیت کے مخصوص مسائل اور تحریکات پر ایک کم سو کتب اور رسائل یعنی ننانوے۔ ان سب کتب و رسائل کا مجموعہ 225 بنتا ہے تو جیسا کہ اس وقت شاید آپؒ کو معلومات بھی پوری نہ دی گئی ہوں، اب زیادہ مزید معلومات ہیں جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا۔ بہر حال آپؒ فرماتے ہیں تو جیسا کہ فرمایا تھا الہام میں کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا ان پر ایک نظر ڈال لیں تو ان میں علوم ظاہری بھی نظر آتے ہیں اور علومِ باطنی بھی نظر آتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ جب بھی آپؓ نے کوئی کتاب یا رسالہ لکھا ہر شخص نے یہی کہا کہ اس سے بہتر نہیں لکھا جا سکتا۔ سیاست میں جب آپؓ نے قیادت سنبھالی یا جب بھی آپؓ نے سیاست کے بارے میں قائدانہ مشورے دیے، بڑے سے بڑے مخالف بھی آپؓ کی بے مثال قابلیت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے۔ غرض حضور کے علومِ ظاہری و باطنی کے پُر ہونے سے متعلق ایک بڑی تفصیل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کہتے ہیں کہ اس کے ہزارویں حصہ میں بھی مَیں نہیں جا سکتا۔ صرف ایک سرسری سی چیز آپ کے سامنے رکھ دی ہے اور پھر اسی پر ختم کرتا ہوں۔“

(ماخوذ از ماہنامہ انصار اللہ حضرت مصلح موعود نمبر مئی جون جولائی 2009 صفحہ 64-65)

سامعین! مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم مبلغ بلادِ عربیہ نے صاحبِ دولت کی یوں تشریح فرمائی ہے۔ آپ لکھتے ہیں

اگر جماعت احمدیہ میں آپؓ کا دَورِ خلافت کا ہی احاطہ کر کے تاریخ میں یہ بات تلاش کی جائے کہ 1914ء سے 1965ء تک جماعت احمدیہ کے کس شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنا محنت سے کمایا ہوا مال سب سے زیادہ چندہ میں دیا ہے۔ تو یقیناً وہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کا نام سر فہرست ہو گا اور ایسا کیوں نہ ہو۔ جب کہ آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ کی ولادت سے تین سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ یہ خبر دی تھی کہ

”اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔“

سامعین! حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اِس مضمون کو ایک اور جگہ یوں بیان فرماتے ہیں:

”تبلیغ رسالت میں آپؑ نے یہ بیان فرمایا۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کوئی معمولی روح نہیں مانگی گئی تھی بلکہ ایک نشان مانگا گیا تھا جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی خصوصیات کے حامل بیٹے کی پیدائش کی خبر دی۔ ایک ایسے فرزند جلیل کی خبر دی گئی ”جو عمر پانے والا ہو گا۔ نہایت ذکی اور فہیم ہو گا۔ صاحبِ شکوہ و عظمت اور دولت ہو گا۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ کلام اللہ یعنی قرآن کریم کا نہایت گہرا فہم اس کو عطا ہو گا اور اس خداداد فہم سے کام لے کر وہ قرآن کی ایسی عظیم الشان خدمت کی توفیق پائے گا کہ کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر ہو۔ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ وہ عالم کباب ہو گا یعنی اس کے دورِ حیات میں ایسی عالمگیر تباہیاں آئیں گی جو سب دنیا کو بھون کر رکھ دیں گی۔ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔“

(سوانح فضل عمرؓ جلد 1 صفحہ 53 تا 54)

سامعین! حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 فروری 2015ء میں فرماتے ہیں۔

”پھر لکھا تھا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا اور یہ الفاظ ہیں پیشگوئی کے اور رؤیا میں بھی یہ دکھایا گیا کہ ایک قوم ہے جس میں مَیں ایک شخص کو لیڈر مقرر کرتا ہوں اور ان الفاظ میں جیسے ایک طاقتور بادشاہ اپنے ماتحت کو کہہ رہا ہو اسے کہتا ہوں کہ اے عبد الشکور! تم میرے سامنے اس بات کے ذمہ دار ہو گے کہ تمہارا ملک قریب ترین عرصے میں توحید پر ایمان لے آئے۔ شرک کو ترک کر دے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو اپنے مدنظر رکھے۔ یہ صاحب شکوہ اور عظمت کے ہی کلمات ہو سکتے ہیں جو رؤیا میں میری زبان پر جاری کئے گئے۔“

گھر میں عیسیٰ کے ہوا پیدا وہی موعود دیکھ!
حامِل اوصافِ کامِل طفلِ نو مولود دیکھ!
جس کی منزل آسمانوں سے پرے مقصود ہے
جس کے بازو میں کوئی پروازِ لامحدود ہے
بُت کدہ جس کی نگاہوں نے کیا نابود ہے
غزنوی محمود سے بڑھ کر مِرا محمود ہے
جس نے ہے یاجوج اور ماجوج کو پسپا کیا
ایستادہ جس کی ہیں تائید میں ارض و سما
اے بشیر الدین، اے محمود، اے فضل عمر!
تُو ہے اسمِ بامسمّٰی اے ہمارے راہبر!

(کمپوزڈ بائی: فائقہ بشریٰ اور منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡